## سوال

(387) دارالحرب میں سود لینا درست ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین درباب سود کی کہ زمانا اکثر اہل اسلام بدلیل اس کے کہ یہ ملک دارالحرب ہے۔ اور دارالحرب میں سود لینا درست ہے۔ آپس میں ہندؤوں اور مسلمانوں سے سود لیتے ہیں اور دیتے ہیں۔ آیا اس حیلہ سے سود لینا مسلمانوں کو اس ملک میں درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ جاننا چاہیئے۔ کہ سود کا لینا دینا خواہ دارالاسلام میں ہو خواہ دارالحرب میں حرام ہے۔ اور ممنوع ہے۔ نزدیک امام مالکرحمة اللہ علیہ اورامام شافعی رحمة اللہ علیہ اورامام احمد رحمة اللہ علیہ اورامام ابویوسفرحمة اللہ علیہ اورجمہور علما رحمہ اللہ کے کیونکہ قرآن وحدیث اوراجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حرمت ربوا کی ثابت ہے۔ قطعا مگر ابو حنیفهرحمة اللہ علیہ امام محمد رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود لینا درست ہے، جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ولیکن ملک ہندوستان رنگون سے لے کر پشاور تک ہرگز دارالحرب نہیں۔ مطابق مذہب امام صاحب کے اس لئے کہ موافق تحقیق اور تنقیح علماء متاخرین حنفیہ کے دارالحرب کی تعریف نزدیک امام صاحب رحمة اللہ علیہ کے یہ ہے۔ کہ جب کہ کل شائر اسلام کے موقوف ہوجاویں تو اس صورت میں داراسلام دارالحرب ہوجاتا ہے۔ اور جب تک ایک سبب بھی شعائر اسلام کا موجود ہوگا تو دارالحرب متحقق نہ ہوگا۔ جیسا کہ فصول عمادی وطحاوی وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور جب کہ ہندوستان دار لحرب نہ ٹھرا۔ تو نزدیک امام صاحبرحمة اللہ علیہ کے بھی حرام وممنوع ہوگا۔

وله ان هذا البلدة صارت دارالاسلام باجراء احكام الاسلام فيها فما بقي شئ من احكام دارالسلام فيها يبقي دارالاسلام على ما عرف ان الحكم اذا ثبت بعلته فما بقي شي من العملة يبقي الحكم بقائه هذا ذكر شيخ الاسلام ابو بكر في شرح سير الاصل وذكر في موضع اخر منها ان دارالسلام لا تصير دارالحرب اذا بقي شئ من احكام الاسلام وان ال غلبته وذكر صدر لاسلام اب اليسر في سير الاصل ايضا ان دارالسلام لا تصير دارالحرب مالم يبطل جميع ما به صارت دارالسلام كذا ذكره في باب احكام المرتدين وذكر شيخ الاسلام الاسبيجاني في بسوطه ان دارالسلام محكومة بكونها دارالسلام فيبقي هذا الحكم ببقاء حكم واحد فيها ولا تصير دارالحرب الا بعد زوال القرائن كلها ودار لحرب تصير دارلاسلام بزوال بعض القرائن وهو ان يجري فيها احكام السلام وذكر الامشي في واقعاته هكذا اوذكر السيد الامام ناصر الدين في المنشور ان دارلاسلام باجراء احكام السلام فما بقي علقه من علائق السلام بزجح جانب الاسلام كذا في الفصول المعادية وهكذا في الطحاوي ولد والمختار وغيرهما من كتب الفقه

قال مولانا عبد العزيز دهلوي بعد نقل هذه الروايات المذكورة في جواب السائل المستفتي فعلم من هذه لروايات الفقيهة ان هذا البلاد لا تصير دارلاحرب على مذهب الامام اعظم ابي حنيفة بل تكون دارلسلام كما كان ولا يجوز المسلم اخذ الربوا من نصراني وغيره لان حرمته قطعية ثابتة بالاية بقوله تعالىٰ احل الله البيع وحرم الربوا وبقوله عليه الصلاة وسلام لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اكله

الربوا وموکلہ کما ہومذکورفی کتب الاحادیث عن لصحاح السنۃ وعلی مذہب صاحبیہ تصیر دار لحراب اذا اجروفیہا احکامہم ففی اخذ الربوا من الحربی اختلاف فعندہ الامام شافعی ومالک واحمد وابی یوسف لایجوزفی دارالحرب ایضا وعند الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ومحمد یجوزفی دار لحرب کما قال فی الہدایہ ولاربوا بین المسلم ولحربی فی دارالحرب خلافا لابی یوسف والشافعی انتہیم ما نقل مولانا مرحوم مختصرا

اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم ومغفورنے بھی ہیچ جواب مسفتی کے ارشاد فرمایا کہ سودلینا دار لحرب میں حربی سے بھی درست نہیں۔ چنانچہ عبارت فتوے جناب مولانا مبرور کی یعینہ نقل کی جاتی ہے۔ 'درحلت وحرمت مبلغ سوددارلاحرب ازحربیاں کلامی است وآں ایں است کہ حرمت ربوا بنص قطعی ثابت است کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۔ وحلت ربواازکافرحربی وردالحرب ظنی است پس کردن بردلیلاقوی اوکداست خصوصاقیمکہ وردالحرب بودن ایں دیار علماء اختلافباشداجتناب وررگرلتن سوزازحربی اوکدالرم خواہد بودونیزقاعدہ فقہ است اذااجمتاع الحلال والحرام علب الحرام وایں وقت کہ باشدکہ دوہر دلیل دریک مرتبہ باشدہ چوں یک دلیل کمترباشدازدلیل دیگرپس عمل براقوی موکترمشودبنا بریں ہم ربواازحربی نبایدگرفت وآئندہ ازمعاملہ سودگرفتن ازحربی چہ جائے۔ مسلم اجتناب باید نمود تمام شد عبارت فتویٰ جناب مولانا مرحوموم واجب ہے۔

مسلمان دیندار سعادت شعار پرکہ کہنے سے کسی نیم ملاں کے سود کےلینے دینے سے اگرچہ دارالحرب میں ہو۔ پرہیزواجتناب ضرورکریں۔ اور مضامین ان آیتوں سے خوف وخطر میں رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سودخواروں کے حق میں فرماتا ہے۔

لَايَقُومُونَ إِلَّاكَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا ۔ فَأْذَنُوابِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِ ۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ وَمَنْ عَادَفَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُو وما علینا الاالبلاغ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

**جلد2ص362**

محدث فتویٰ